97541 ـ حیوانی گلیسرین پر مشتمل مواد استعمال کرنا

سوال

حیوانی گلیسرین پر مشتمل اشیاء مثلا ٹوتھ پیسٹ اور شیمپو اور جسم پر استعمال کی جانے والی کریم وغیرہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟
اور اسی طرح روٹی اور بن وغیرہ میں استعمال کی جانے والا " مونو گلیسریڈ " اور ڈائی گلیسریڈ " مادہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے ؟
اور کیا اصل میں انسان کو اس طرح کے مواد کے مصدر کو تلاش کرنا چاہیے کہ یہ مادہ کس چیز سے بنایا گیا ہے، آیا یہ حیوانی ہے یا کہ نباتات اور جڑی بوٹیوں سے بنایا گیا ہے، یا کہ یہ مشقت اور تکلیف میں شمار ہو گا ؟
اور اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہی ہے جب تك اس میں کوئی حرام چیز نہ ملی ہو یا اگر کوئی یہ کہے کہ دین آسان اور میسر ہے تکلف اور سوال نہیں کرنا چاہیے اس شخص کو کیا جواب دیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کریموں، شیپو، اور ٹوتھ پیسٹ، اور صابن وغیرہ میں جو مواد استعمال ہوتا ہے وہ درج ذیل اشیاء سے بنتا ہے:

یا تو حیوانات کی چربی اور تیل سے.

یا پھر دوسرا مواد جو نباتات یا مصنوعی مواد پر مشتمل ہوتا ہے.

ا ـ حیوانات کی چربی اور تیل وغیرہ ہونے کی شکل میں یا تو وہ ان حیوانات کا ہو گا جن کا کھانا مباح ہے اور اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہو گا، یا پھر وہ سمندری حیوانات سے جنہیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں تو یہاں بلاشك و شبہ مباح کا حکم لاگو ہو گا.

ب ـ یا پھر وہ چربی اور تیل ان جانوروں سے ماخوذ ہو گا جن کا گوشت اور چربی کھانا حرام ہے مثلا خنزیر یا پھر وہ مباح جانور کا تو ہو گا لیکن وہ شرعی طریقہ سے ذبح نہیں ہوا تو اس صورت میں وہ مردار شمار ہو گا اس صورت میں بلاشك و شبہ حکم حرام ہوگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

جب مسلمان کو یقین ہو جائے یا پھر اس کے ظن غالب میں ہو کہ کھانے یا کسی دوائی یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں خنزیر کا گوشت کا اس کی چربی یا اس کی ہڈی کا پاؤڈر ملایا گیا ہے نہ تو اس کا کھانا جائز ہے اور نہ ہی اسے پینا اور نہ ہی اس کو اپنے جسم پر ملنا اور کریم لگانا.

لیکن جس میں شك ہو تو وہ اسے بھی چھوڑ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم اسے چھوڑ دو جس میں شك ہو اور جس میں شك نہ ہو اسے لے لو "

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق العفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 281).

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے:

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ھ الموافق 24 مئی 1995 میلادی میں " غذاء اور ادویات میں حرام اور نجس مواد " کے موضوع پرمنعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی:

6 ـ وہ مواد غذائیہ جسے بنانے میں خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے مثلا کچھ پنیر اور بعض تیل کی اقسام اور گھی مکھن اور کچھ بسکٹ، اور چاکلیٹ اور آئس کریم وغیرہ یہ حرام ہیں، ان کا کھانا مطلقا حرام ہے؛ کیونکہ اہل علم کے ہاں خنزیر کی چربی نجس ہے، اور اسے کھانا حلال نہیں؛ اور اس لیے بھی کہ اس مواد کو کھانے کو کوئی مجبوری بھی نہیں پائی جاتی. انتہی.

دوم:

بعض اوقات یہ حلال ہو جاتا ہے، یہ اس حالت میں کہ جب یہ چربی اور تیل کسی اور چیز میں تبدیل ہو جائے تو یہ مادہ چربی اور تیل کے نام سے موسوم نہ ہو اور نہ ہی وہ یہ نام رکھے اور نہ ہی اس میں ان دونوں کی صفات پائی جائیں اگر تو معاملہ ایسا ہی تو پھر یہ اس کا حکم نہیں رکھےگا، یہ وہ ہے جسے علماء کرام استحالہ کا نام دیتے ہیں

اور یہ دونوں جہتوں سے معتبر ہے، چنانچہ جو حلال اور پاکیزہ ہو اور وہ نجس اور خبیث ہو جائے تو یہ حرام ہو گا، اور جو نجس اور خبیث تھا اور وہ حلال اور پاکیزہ بن گیا تو وہ حلال اور مباح ہو جائیگا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس اصل کی بنا پر قیاس کے موافق استحالہ (یعنی حالت تبدیل ہونا) کے ساتھ شراب کا پاك ہونا کیونکہ اصل میں وہ خبیث کے وصف کی بنا پر نجس تھی تو جب یہ وصف زائل ہو جائے تو اس کے خبیث ہونےکا موجب تھا تو اس کی نجاست بھی ختم ہو جائیگی، اور شریعت کے مصادر میں اصل یہی ہے، بلکہ ثواب اور گناہ کی اصل بھی یہی ہے.

اس بنا پر سب نجاسات جب ان کی حالت تبدیل ہو جائے تو قیاس صحیح اس میں ہوگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد والی جگہ میں موجود مشرکوں کی قبر کو اکھیڑ دیا تھا لیکن وہاں سے اس مٹی کو منتقل نہیں کیا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے دودھ کے متعلق یہ فرمایا ہے:

یہ لید اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے .

اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جب چوپایہ نجاست والا چارہ کھائے اور پھر اسے روك اور باندھ لیا جائے اور اسے پاکیزہ اشیاء کھلائی جائیں تو اس کا دودھ اور گوشت حلال ہوتا ہے.

اور اسی طرح جب کھیت اور باغ وغیرہ کو نجس پانی سے سیراب کیا جائے اور پھر اسے طاہر پانی سے سیراب کیا جائے تو وصف خبث کے تبدیل ہو جانے اور پاکیزہ سے بدل جانے کی بنا پر وہ حلال ہو گی.

اور اس کے برعکس جب پاکیزہ اور طاہر چیز خبیث اور گندی میں بدل جائے تو وہ نجس ہو جاتی ہے مثلا پانی اور کھانا جب پیشاب اور گندگی و پاخانہ میں بدل جائے، تو پاکیزہ چیز کو نجس اور خبیث میں تبدیل کرنے میں استحالہ یعنی حالت بدل جانا اثرانداز ہوتا ہے تو پھر خبیث اور گندی چیز کو پاکیزہ حالت میں بدلنے کا اثر کیوں نہ ہو سکتا، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی طیب اور پاکیزہ کو خبیث سے اور خبیث کو طاہر اور طیب سے نکالتا ہے ؟!

اصل کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ اس چیز کے وصف کا اعتبار کیا جائیگا، اور جب اس کا وصف اور نام زائل اور ختم ہو چکا ہو اس کے خبیث اور گندا ہونےکا حکم باقی رہنا ممنوع ہے، اور حکم نام اور وصف کے تابع ہوتا ہے، اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی کے ساتھ گھومتا ہے چنانچہ جو نصوص مردار اور خنزیر کے گوشت اور شراب کی حرمت والی ہیں وہ کھیت اور پھل اور ریت اور نمك اور مٹی اور سرکہ کو شامل نہیں، نہ تو یہ لفظی طور پر اور نہ ہمعنوی طور پر اور نہ ہی نص کے اعتبار سے، اور نہ ہی قیاس کے لحاظ سے.

اور جو شراب وغیرہ کی حالت بدلنے یعنی استحالہ میں فرق کرتے ہیں ان کا کہنا ہے:

جب شراب استحالہ سے ہی نجس ہوئی ہے تو وہ استحالہ سے ہی پاکیزہ ہو جائیگی.

انہیں یہ جواب دیا جائیگا کہ:

اور خون اور پیشاب اور پاخانہ بھی اسی طرح ہے یہ استحالہ کے ساتھ ہی نجس ہوئی ہیں تو استحالہ سے ہی پاکیزہ بھی ہو سکتی ہیں، تو ظاہر یہ ہوا کہ قیاس نصوص کے ساتھ ہے، اور جو اقوال نصوص کی مخالفت کرتے ہیں ان کےقیاس میں مخالف ہے "

دیکھیں: اعلام الموقعین (14 ـ 15).

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے:

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ھ الموافق 24 مئی 1995میلادی میں " غذاء اور ادویات میں حرام اور نجس مواد " کے موضوع پرمنعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی:

8 ـ استحالہ کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا ایك حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا جس کی صفات بھی متغیر ہو جائیں، نجس یا نجس شدہ مواد پاکیزہ مواد میں تبدیل ہونا، اور حرام مواد کا شرعی طور پر مباح مواد میں بدل جانا.

اس بنا پر:

- جو صابن خنزیر یا مردار کی چربی سے استحالہ کی صورت میں حاصل کردہ مواد جسے وہ پاك کر دیتا ہے سے بنایا جائے تو اس کا استعمال جائز ہے.

- کھائے جانے والے مرے ہوئے جانور کے اجزاء سے بنایا گیا پنیر پاك ہے اور اس کا کھانا جائز ہے.

- خنزیر کی چربی پر مشتمل کریم اور مرہم اور میك اپ کی اشیاء کا استعمال جائز نہیں، لیکن جب اس کا یقین ہو جائے کہ یہ چربی کی حالت بدل کر پاك نہ ہو جائے، لیکن جب اس کی تحقیق نہ ہو جائے تو یہ ناپاك ہی ہے. انتہی.

سوم:

اگر کھائے والے جانور کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا نہیں ؟

اصل تو یہی ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ ذبائح میں اصل حرمت ہے جب تك اس کی حلت واضح نہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں ڈوب جانے والے شکار کو کھانے سے منع کیا ہے؛ کیونکہ اس کے متعلق معلوم نہیں آیا وہ شکار کرنے سے مرا یا کہ پانی میں غرق ہونے سے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کتے کے شکار کو بھی کھانے سے منع کیا ہے جسے شکار کے لیے بھیجتے وقت بسم اللہ تو پڑھی گئی لیکن اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی پائے گئے ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علت یہ بیان کی کہ معلوم نہیں اس کے کتے نےشکار کیا ہے یا کہ کسی دوسرے کتے نے.

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم اپنا کتا بھیجو اور بسم اللہ پڑھو؛ تو اس کتے نے شکار کر لیا تو تم اسے کھا لو، اور اگر اس کتے نے اس میں سے کھایا تو تم اس شکار کو مت کھاؤ، کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے، اور جب کتے خلط مل ہوں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور انہوں نے شکار کر لیا تو اسے مت کھاؤ؛ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ ان میں سے کس کتے نے اسے شکار کیا ہے.

اور اگر تم کسی شکار پر تیر پھینکو اور اسے ایك یا دو روز کے بعد پاؤ اور اس میں صرف آپ کے تیر کا ہی اثر ہو تو اسے کھا لو، اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو اسے نہ کھاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5167) صحیح مسلم حدیث نمبر (1929).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" پھر دوسری قسم: حکم کو ثابت کرنے والا وصف پایا جانا، حتی کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے، اور یہ حجت ہے، جس طرح کہ طہارت کا حکم پایا جانا، اور حدث کا حکم، اور نکاح باقی رہنے کا حکم پایا جانا، اور ملکیت کی بقا، اور ذمہ کا مشغول ہونا جس سے مشغول ہو، حتی کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے.

شارع نے اس پر حکم لگانے کو اس پرمعلق کرتے ہوئے شکار کے متعلق کہا ہے:

" اگر تم اسے پانی میں غرق پاؤ تو اسے مت کھاؤ؛ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ آیا اسے پانی نے قتل کیا ہے یا کہ تمہارے تیر نے "

اور یہ فرمان:

" اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ آپ نے تو صرف اپنے شکاری کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا اور دوسرے کتوں پر تو بسم اللہ نہیں پڑھی "

جب ذبیحہ میں اصل التحریم ہے، اور یہ شك ہو جائے کہ آیا مباح کرنے والی شرط پائی گئی ہے یا نہیں ؟

تو شكار اپنى اصل پر باقى رہےگا اور وہ حرمت ہے.

ديكھيں: اعلام الموقعين (1 / 339 ـ 340).

چہارم:

يہ كہ مواد مصنوعى ہو يا نباتاتى:

ان مصنوعات كا كھانا جائز ہے ليكن اس حالت ميں كہ اگر يہ مصنوعات نقصان اور ضرر دينے والى ہوں، يا زہريلى ہوں تو پھر جائز نہيں، يا تو وہ بذاتہ مضر ہوں، يا پھر دوسروں كے ساتھ مل كر مضر بن جائيں تو بھى جائز نہيں ہو نگى.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" لپ اسٹك استعمال كرنے ميں كوئى حرج نہيں؛ كيونكہ اصل حلت ہے، حتى كہ اس كى حرمت واضح ہو جائے.... ليكن اگر يہ واضح ہو جائے كہ لپ اسٹك ہونٹ كے ليے مضر ہے اور اسے خشك كر ديتى اور اس كى ترى اور رطوبت و چكناہٹ كو ختم كر ديتى ہے تو اس طرح كى حالت ميں اس سے روكا جائيگا.

مجھے يہ بتايا گيا ہے كہ ہو سكتا ہے يہ ہونٹوں كو خشك كر دے، جب يہ ثابت ہو جائے تو انسان كو مضر اشياء كے استعمال سے منع كيا گيا ہے "

ديكھيں: فتاوى منار الاسلام (3 / 831).

پنجم:

مسلمان پر واجب ہے كہ وہ اپنے كھانے اور پينے اور لباس اور اپنى زندگى سب معاملات ميں حلال تلاش كرنے كى كوشش كرے، چنانچہ اس كا مال حلال اور پاكيزہ ہو، اور كوشش كرے كہ اس كا كھانا اور پينا اللہ تعالى كى مباح اشياء ميں سے ہو، اور كوشش كرے كہ وہ اپنى زندگى كے سارے معاملات ميں كتاب و سنت كى مخالفت نہ كرے.

زندہ اور ذبح كردہ كے مواد ميں فرق كرنا چاہيے، پہلا يعنى زندہ ميں اصل اباحت ہے، ليكن جب اس كے عكس ثابت ہوجائے تو پھر مباح نہيں، اور ذبائح ميں اصل حرمت ہے - جيسا كہ ابن قيم رحمہ اللہ كى كلام ميں بيان ہو چكا ہے - ليكن اگر اس كے عكس ثابت ہو جائے تو پھر نہيں.

مستقل فتوى كميٹى سے بعض صابن اور ٹوتھ پيسٹ جس ميں خنزير كى چربى استعمال كى جاتى ہے كے متعلق سوال

کیا گیا تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" ہمیں کسی موثوق طریقہ سے یہ علم نہیں ہوسکا کہ صفائی کے کچھ آلات اور اشیاء میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے مثلا کامی اور مولیف صابن، اور کالجیٹ ٹوتھ پیسٹ، اس کے متعلق تو ہمارے پاس صرف افواہ ہی پہنچی ہیں.

دوم:

اس طرح کی اشیاء میں اصل طہارت اور ان کے استعمال کی حلت ہے، حتی کہ کسی موثوق طریقہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی یا کوئی اور نجاست وغیرہ استعمال کی گئی ہے، تو اس حالت میں اسے استعمال کرنا حرام ہو گا، لیکن جب یہ خبر افواہ سے اوپر نہ جائے اور ثابت نہ ہو تو اس کو استعمال کرنے سے اجتناب کرنا ضروری نہیں.

سوم:

جس کو یہ ثبوت مل جائے کہ صفائی اور غسل کرنے وغیرہ کرنے والی اشیاء میں خنزیر کی چربی ملائی جاتی ہے تو اسے اس سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جہاں وہ چیز لگی ہو اسے دھونا چاہیے.

لیکن اس نے ان اشیاء کو استعمال کر کے ان ایام میں جو نمازیں ادا کی ہیں انہیں لوٹایا نہیں جائیگا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 385 ـ 386).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

مصنوعی پنیر جس کے متعلق کلام بہت زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال کی گئی ہے، اس کے متعلق ہمیں تو کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس میں خنزیر کی چربی ہے، ان اشیاء میں اصل حلت ہے، اور جسے یقین ہو

جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال ہوئی ہے، یا اس کا ظن غالب ہو کہ اسمیں خنزیر کی چربی ہے تو اس کے لیے اسے استعمال کرنا جائز نہیں.

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق العفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (22 / 111).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہمیں کچھ پمفلٹ ملے ہیں جن میں لکھا ہے: کچھ صابن خنزیر کی چربی ڈال کر بنائے جاتے ہیں، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" میری رائے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے زمین میں جو کچھ بھی ہمارے لیے پیدا کیا ہے اس میں اصل حلت ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالىکا فرمان ہے:

اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا ہے البقرۃ (29).

لہذا اگر کوئی شخص یہ دعوی کرے کہ یہ چیز نجس ہونے کی بنا پر حرام ہے یا کسی اور سبب کی بنا پر حرام ہے تو اسے اس کی دلیل دینا ہو گی، لیکن یہ کہ ہر وہم کی ہم تصدیق کر دیں اور ہر قول کی مان لیں تو اس کی کوئی اصل نہیں.

اس لیے اگر کوئی کہے: یہ صابن خنزیر کی چربی کا ہے تو ہم اسے کہینگے:

اس کا ثبوت پیش کرو، اور جب ثابت ہو جائے کہ اس کا اکثر خنزیر کی چربی یا تیل سے ہے تو ہمارے لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے.

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (31) سوال نمبر (10).